بیرونی ممالک کے دَورے کے دَوران اہلِ ربوہ آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔

غلط فہمیاں دُور کرنے کے لئے اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں تو بے شک چھوڑ دو

اپنی بیماری کے بارے میں حضور کی زبانِ مبارک سے تفصیلات کا ذکر

مسجد اقصیٰ ربوہ میں **Digitized by Khilafat Library Rabwah** کا خطبہ جمعہ

ربوہ ۱۳ احسان/جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اہل ربوہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بیرونی ممالک کے دورے کی وجہ سے حضور کی غیر حاضری کے دوران آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔ حضور نے آج یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے میرا ارادہ اس سال بیرونی ممالک جانے کا ہے۔ حضور نے اہل ربوہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے نصیحت کی کہ کبھی بھی ایک دوسرے سے نہ لڑو۔ سلام سے کلام کی ابتداء کرو کسی کا حق نہ مارو۔ غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے اگر اپنے حقوق بھی چھوڑنے پڑیں تو بے شک چھوڑ دو۔ کیونکہ دینے والا تو اللہ ہے جب دینے پہ آتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ سنبھالا نہیں جاتا۔ اور اللہ تعالےٰ افراد کو بھی دیتا ہے اور جماعت کو بھی۔ حضور نے جماعت پر اللہ تعالےٰ کی برکتوں کے ضمن میں مثال کے طور پہ نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کا حوالہ دیا اور بتایا کہ اس میں جماعت نے اللہ تعالےٰ کے حضور بڑے پیار کے ساتھ ۵۳ لاکھ روپے سے زائد کی قربانی پیش کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی کہ اس سال مغربی افریقہ کے ان ممالک میں جہاں یہ سکیم جاری کی گئی تھی نصرت جہاں سکیم کا سالانہ بجٹ ۴ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ویسے تو ۵۳ لاکھ روپے اتنے بڑے مقصد کے لئے کوئی چیز ہی نہیں۔ اور اس روپے سے تو ہم جوں کی چال سے بھی نہیں چل سکتے مگر خدا تعالےٰ کو تو پیسے کی ضرورت نہیں۔ وہ تو دل میں جو پیار موجزن ہے اس کو دیکھتا ہے اور اس کے مطابق سلوک کرتا ہے۔

حضور نے اہل ربوہ کو فرمایا کہ ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہو کہ ربوہ کی فضا محبت کی فضا ہو۔ دکھوں کو دور کرنے والی فضا ہو۔ خوشحالی کے سامان اور خوشی پیدا کرنے والی فضا ہو۔

حضور نے دعا فرمائی کہ ہر احمدی مسلمان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا ہو۔ اور ہم اس قابل بن جائیں کہ دنیا ہماری تقلید کر کے خدا کے فضلوں اور رحمتوں کو اسی طرح حاصل کرنے کی کوشش کرے کہ جس طرح ہم اپنے رب سے خیر ہی خیر طلب کرتے ہیں۔ (باقی مدیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲ شعبان ۱۴۰۰ھ ۱۶ احسان ۱۳۵۹ش ۱۶ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۳۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ احسان/جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

الحمد للہ پہلے سے طبیعت بہتر ہے لیکن بیماری ابھی باقی ہے پوری طرح آرام نہیں آیا۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے امام ہمام کو جلد از جلد صحت یابی عطا کرے۔ آپ کی عمر اور صحت میں برکت دے اور آپکو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے اور ہر لحظہ حافظ و ناصر ہو آمین

— حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کل شام سے ناساز ہے احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے آمین۔

— خاکسار اپنے بچوں سے ملنے کے لئے امریکہ گیا تھا۔ اب واپس آگیا ہے میری طبیعت چوٹ لگنے کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی۔ اب پہلے سے بہتر ہے۔ مگر ابھی بلستر لگا ہوا ہے اور پوری صحت نہیں ہوئی۔ جن دوستوں نے خاکسار کے لئے دعائیں کی ہیں اور خطوط کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ میں ان سب کا شکر گزار ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

نہایت عاجزانہ درخواست دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب رقمطراز ہیں:-

"خاکسار کی طرف سے تفصیلی نوٹ اپنی بیماری کے بارہ میں الفضل میں آچکا ہے۔ بعض احباب نے کہا ہے کہ الفضل میں وقفہ وقفہ بعد اگر خاکسار اپنی طبیعت کے متعلق لکھتا رہے تو احباب جماعت کو علم ہوتا رہے گا۔ اور دعاؤں کی تحریک ہوتی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار کی طبیعت ابھی پہلے جیسی ہے۔ بلکہ کل پرسوں پاؤں پر ورم اور کمزوری بہت رہی۔ کل خون کے ٹیسٹ میں پتہ لگا کہ خون ایک گرام مزید کم ہو گیا ہے۔ لہٰذا فکر ہے مگر اللہ تعالےٰ جو اپنے حقیر عاجز بندوں سے پیار کرتا ہے۔ اور بہت ہی رحم کرتا ہے اس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں۔ لہٰذا خاکسار نہایت عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ میرے سب بزرگ اور دوست خاکسار کے لئے خاص دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامل شفا اور کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے آمین"

والسلام آپ کا بیمار بھائی ڈاکٹر مرزا منور احمد

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ شعبان ۱۴۰۰ھ

۱۶ احسان ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ اور احباب جماعت کا فرض

زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں نظارت بیت المال آمد کی طرف سے اکثر اعلانات آتے رہتے ہیں۔ جن میں احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے مال میں سے باقاعدگی کے ساتھ زکوٰۃ دیں اور یہ زکوٰۃ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بھجوائی جائے۔

اسلام کا مدار جن پانچ باتوں پر ہے ان میں زکوٰۃ کو ایک اہم مقام حاصل ہے کیونکہ اس کا تعلق انسان کی اپنی ضرورت سے کم اور کسی مستحق کی ضرورت سے زیادہ ہے۔ قرآن پاک میں جن احکامات کا بار بار ذکر کیا گیا ہے اور مومنوں کی یہ علامت بتائی گئی ہے کہ وہ ان احکامات پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں ان میں سے ایک اہم حکم زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ قرآن کریم ہمیں حکم دیتا ہے کہ:۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (النور: ۵۷)

ترجمہ:۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہاں پر اطاعت کا معیار نماز پڑھنا اور زکوٰۃ کی ادائیگی بتایا گیا ہے۔ ایک اور سورۃ میں بھی ارشاد باری تعالیٰ کا انداز یہی ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ (البقرہ: ۴۴)

ترجمہ:۔ اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو، اور خدا کی خالص پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر خدا کی خالص پرستش کرو۔

یہاں پر زکوٰۃ کا مرتبہ محض اطاعت سے بلند کر کے اطاعت خالص قرار دے دیا گیا ہے۔ اور زکوٰۃ کو نماز کی ادائیگی اور خدا تعالیٰ کی خالص پرستش کی روح قرار دیا گیا ہے۔

احباب جماعت جہاں اور ارکان اسلام پر بدل و جان عمل کرنے کی سعی کرتے ہیں اور نمازوں کی ادائیگی کا خصوصی اہتمام کرتے اور روزے رکھنے کی بھرپور سعی و کاوش کرتے رہتے ہیں۔ وہیں پر ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ سال کے سال نکال کر مرکز بھجوا دیا کریں تاکہ یہاں سے مستحقین کو تقسیم کی جا سکے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ ہی احباب جماعت پر ادائیگی زکوٰۃ کے لئے زور دیا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"اگر میری جماعت میں ایسے احباب ہوں جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بےکس کوئی بھی نہیں اور زکوٰۃ نہ دینے میں جس قدر تہدید شرع وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جائے۔ پس فرض عین ہے جو اسی راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جائے۔ زکوٰۃ میں کتابیں خریدی جائیں اور مفت تقسیم کی جائیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۱۰۶)

زکوٰۃ کی ادائیگی بہت سی برکات اور افضال خداوندی کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا نظام جاری کیا ہے تاکہ وہ اپنے بندوں کو اپنے تقریب کرنے کا ایک اور راستہ بتا سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم رکن اسلامی کی حکمت بیان کرتے ہوئے اپنی پاک کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (التوبہ: ۱۰۳)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تاکہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے" اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ۔ کیونکہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے اور اللہ تیری دعاؤں کو بہت سننے والا اور حالات کو جاننے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس ترجمہ میں "ترقی کے سامان مہیا کرے" کے الفاظ میں تفسیر صغیر میں نوٹ لکھا ہے کہ:۔

"ترقی کے سامان مہیا کرے" یہ تُزَكِّيْهِمْ کا ترجمہ ہے۔ جو زکوٰۃ سے نکلا ہے اور اس کے ایک معنے بڑھانے اور ترقی دینے کے بھی ہوتے ہیں اور یہی معنے اس جگہ کے مناسب حال ہیں۔"

اس سے یہ مطلب نکلا کہ زکوٰۃ کا مقصد انسانوں کو پاک کرنا ان کے درجات روحانی کو بڑھانا اور ترقی دینا اور ان کے مالوں کو بابرکت بنانا اور ان میں مزید اضافہ کرنا ہے۔ اس اہم خدائی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے صرف زکوٰۃ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کا صحیح جگہ استعمال بھی ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ انسان اپنی مرضی استعمال کرنے کی بجائے یہ اہم کام امام وقت کی مرضی پر چھوڑ دے جو کہ یقیناً یہ بات زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ وقت کے لحاظ سے زکوٰۃ کا بہترین مصرف کیا ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ ابھی اوپر بیان ہو چکی ہے کہ زکوٰۃ کا ایک مصرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ بھی ہے کہ:۔

"زکوٰۃ میں کتابیں خریدی جائیں اور مفت تقسیم کی جائیں۔"

اس کے علاوہ بھی زکوٰۃ کے بے شمار مصارف ہیں اس سے مستحقین کی امداد کی جاتی ہے۔ غریبوں کو آسائش فراہم کی جاتی ہے اور مالی مشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں کو مالی امداد ملنے سے سکون کا سانس ملتا ہے۔ اس لئے زکوٰۃ بھیجنے کی بہترین جگہ جماعت ہی کا نظام ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۴۲)

زکوٰۃ کے بارے میں جہاں یہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ جماعت کے نظام کو بھیجی جائے وہاں پر زکوٰۃ دینے کے بارے میں اور زکوٰۃ کی شرح نکالنے کے بارے میں بھی ایمان کامل کا مظاہرہ ضروری ہے۔ ورنہ یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص زکوٰۃ کا روپیہ بھی ادا کرے مگر نیت کی پاکیزگی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مقبول خدمت سے محروم رہے اس نکتے کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمائی ہے کہ:۔

"بعض لوگ زکوٰۃ تو دیتے ہیں مگر اس بات کا کچھ خیال نہیں رکھتے کہ یہ روپیہ حلال کی کمائی سے ہے یا حرام کی کمائی سے ہے۔ دیکھو اگر ایک کتا ذبح کیا جاوے اور اس کے ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر بھی کہا جاوے ایسا ہی ایک سؤر لوازمات ذبح کے ساتھ مارا جاوے تو وہ کیا کتا یا سؤر حلال ہو جاوے گا؟ وہ تو بہرحال حرام ہی ہے۔ زکوٰۃ تو تزکیہ سے نکلی ہے۔ اس کے ذریعہ سے مال پاک ہو جاتا ہے کہ انسان حلال کی روزی حاصل کرتا ہے۔ اور پھر اس کو دین کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ انسانوں میں اس قسم کی غلطیاں ہیں کہ اصل حقیقت کو نہیں پہچانتے ایسی باتوں سے دست بردار ہونا چاہیئے۔ ارکان اسلام نجات دینے کے واسطے ہیں۔ مگر اپنی غلطیوں سے لوگ کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔ انسان کو اپنے اعمال پر فخر نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ خوش ہونا چاہیئے۔ جب تک ایسا ایمان خالص حاصل نہ ہو جاوے کہ انسان کی عبادت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہ ہو اور اس کو اعمال صالح حاصل نہ ہو جائے۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰-۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ آدم کا جزوی انکشاف

مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ

تخلیقِ آدم کا راز معلوم کرنے کے لئے سائنسدان بڑی تگ و دو سے کام لیتے رہے ہیں مگر وہ تاہنوز اصل حقیقت معلوم کرنے پر قادر نہیں ہو سکے۔ اسی ضمن میں ڈارون کی تھیوری کہ انسانی پیدائش کسی دورِ حیات میں بندر سے منسوب ہوتی ہے بالآخر غلط ثابت ہوئی اور سائنسدان حضرات نے یہ کہہ کر رد کر دی کہ ذی عقل انسانِ ناطق کو بندر ایسے حیوانِ مطلق سے منسوب کرنا عقلی اور سائنسی اعتبار سے پایۂ ثقاہت سے گرا ہوا نظریہ ہے جو ہرگز قابلِ قبول نہیں۔ تاریخ کا تو ذکر ہی کیا۔ البتہ اس رازِ سربستہ پر سے صرف وہی ذات پردہ اٹھا سکتی ہے جو کائنات کی خالق و مالک اور رازق ہے اور جس نے ہر عالم کی ربوبیت کی۔ لہٰذا یہ صرف خدائے عالم الغیب، اور خلاقِ فطرت کا ہی کام ہے کہ اس کی کنہ پر سے پردہ اٹھا سکے۔ اس بارے میں کلامِ الٰہی کی طرف رجوع کرنا از بس ضروری ہے۔

کلامِ الٰہی میں تخلیقِ آدم کے بارے میں بعض انکشافات منصہ شہود پر آئے ہیں جو مخلوقِ الٰہی کو متانت اور سنجیدگی سے غور و فکر کی دعوت دے رہے ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے بارے میں فرماتا ہے:۔

"اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ"

(آلِ عمران ع ۶)

یعنی حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش آدم کی پیدائش کی مانند ہے یا حضرت عیسیٰؑ اور آدم دونوں کی پیدائش میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ آدم کی پیدائش کے بارے میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ قرآن مجید شاہد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بن باپ حضرت مریم صدیقہ کے بطنِ مبارک سے پیدا ہوئے تھے۔ تخلیقِ آدم کے بارے میں کوئی ایسی واضح آیت موجود نہیں۔ بظاہر اس دلیل کے ثبوت میں مجازِ مرسل سے کام لیا گیا ہے۔ جس سے آدم سے حضرت عیسیٰؑ کی مماثلتِ پیدائش ثابت کرنا مقصود ہے۔ مجازِ مرسل سے وہ طریقِ مجاز مراد ہے جس میں سبب سے مسبّب مراد لیا جائے یا علت سے معلول یا کل سے جزو۔ مگر اس دلیل کے علی الرغم حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے آدم کی پیدائش کا علم ہوتا ہے۔ جس کا علم قرآن مجید میں دیا گیا ہے اور یہ امر بلاغتِ کلام کو مقتضی ہے اور اس دلیل کی بنا پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی طرح آدم بھی کسی ایک ہی مادی بطن سے پیدا ہوا تھا۔ اور حضرت مریم صدیقہ کی شخصیتِ مبارکہ تخلیقِ آدم کا سانحہ سمجھنے میں بہترین رہنمائی بخشتی ہے۔

سائنس کی تحقیقِ جدیدہ سے یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ بعض صورتوں میں کہ بن باپ ماں کے بطن یا یوں کہیے کہ بغیر فطرتی عورت کے بطن سے پیدا ہو سکتا ہے۔ سائنسی تحقیق یہ ہے کہ بعض عورتوں کی جسمانی بناوٹ فطرتاً کچھ ایسی واقع ہوتی ہے کہ اس میں مردانہ اور نسوانی ہر دو قوتیں موجود ہوتی ہیں۔ جب ان پر کسی وقت کوئی غیر معمولی جذباتی کیفیت قدرتاً طاری ہوتی ہے تو ان کی مخفی اندرونی مردانہ اور نسوانی قوتوں میں تصادم ہو جاتا ہے اور اس تصادم سے عورت کو حمل ٹھہر سکتا ہے حضرت مریم صدیقہ کی شخصیت مبارکہ عین اسی نوع کی بناوٹ پر مشتمل معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے عالمِ بکارت میں ایسی ہی کیفیت وارد ہو جانے سے حضرت مریم صدیقہ کے پیٹ میں حضرت عیسیٰؑ حکمِ ربی سے نفخ روح پا گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُّوْحِنَا"

(التحریم ع ۲)

اگرچہ سائنسی تحقیق سے یہ طریقِ ولادت شاذ و نادر کا حکم رکھتا ہے مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ عمل بھی بہرحال حیاتِ انسانی میں وقوع میں آ رہا ہے خواہ شاذ و نادر ہی سہی اور آگے چل کر تو معلوم ہوگا کہ حیاتِ انسانی سے قبل تخلیقِ حیات کا یہی دستور وار دار تھا۔ بہرحال حیاتِ انسانی میں تاریخِ عالم میں بعض ایسے واقعات موجود ہیں جن سے اس امر کی واضح تصدیق ہوتی ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں کنواری دوشیزاؤں سے بغیر خاوند یا بن باپ بچے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ہندوستان میں سورج بنسی اور چندر بنسی شاہی خاندانوں کی ابتداء اسی نادر الوقوع معمول پر ہونا بیان کی جاتی ہے۔ مغلِ اعظم چنگیز خان کی پیدائش کے بارے میں اسی نوع کا قصہ سننے میں آیا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش کے بعد بعض معتبر سرکردہ اسرائیلی خاندانوں میں بھی بن باپ باکرہ دختروں سے بچوں کی پیدائش ہوئی۔ جس کے باعث حضرت مریم صدیقہ کی شان میں تہمت لگانے والوں کے مونہوں پر خدا تعالیٰ نے مہر لگا دی۔

آیۂ مبارکہ سے اس امر کا امکان پیدا ہوتا ہے کہ شاید پہلے آدم کی پیدائش بھی اسی طرح بن باپ طریقِ ولادت سے ملتی جلتی ہو اور آدم حضرت مریم بتول کی طرح کسی ایسے مادی جسم سے پیدا ہوا ہو جس کی بناوٹ میں مردانہ اور نسوانی ہر دو تخلیقی قوتیں موجود ہوں۔

یہاں آدم سے مراد وہ ابتدائی مخلوق ہے جس کے بارے میں قرآن مجید میں لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا۔ (الدھر ع ۱) کے الفاظ وارد ہوتے ہیں۔ نہ کہ وہ آدم جو بعد میں انسانی عقل و شعور سے مزین ہو کر منصبِ نبوت پر فائز ہوا اور جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا:۔

"اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً"

آیۂ مبارکہ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا کے مطابق نوعِ آدم ابتداء میں حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرتی تھی جس کے باعث اس عرصہ زندگی کے واقعات قابلِ ذکر نہیں۔ البتہ بعد میں اس میں عقلی جوہر نمودار ہو جانے سے وہ قابلِ ذکر و داستان بیان کا اہل ہوا۔

تخلیقِ آدم کے بارے میں دوسرا اہم حقیقت نما اور رازکشا قرآنی ثبوت سورۃ النساء کی پہلی آیۂ مبارکہ میں یوں بیان ہوا ہے:۔

"یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً"

(النساء ع ۱)

آیۂ مبارکہ میں تخلیقِ نوعِ آدم کے ابتدائی ادوار ہر دو دور کے علاوہ تخلیقِ انسانی کے آخری تین ادوار کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اوّل نفسِ واحدہ کا۔ دوم نفسِ واحدہ سے پیدا ہونے والے نر و مادہ جوڑوں کا۔ سوم ان جوڑوں سے تخلیقِ انسان بصورت مرد و زن کا۔ یہ آیت تخلیقِ حیاتِ انسانی کی کلید معلوم ہوتی ہے جس سے پہلے پچھلے بسیار رازہائے سربستہ کھل کر حقیقت سامنے آ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو ان ادوار میں پہلے نفسِ واحدہ سے پیدا کیا ہے۔ یعنی ابتداء میں انسان کو ایک ہی ننھی تخم سے پیدا کیا جس میں مردانہ اور زنانہ ہر دو تخلیقی قوتیں یکجا تھیں موجود تھیں اور پھر اس نفسِ واحدہ سے نر و مادہ جوڑوں کا تخلیقی سلسلہ شروع ہوا جس سے نفسِ واحدہ کی جسمانی شخصیت کی اجتماعی قوتیں تذکیر و تانیث والے جوڑوں میں وراثتاً منتقل ہو گئیں اور بعد میں سلسلۂ تخلیق ان ذکور و اناث یعنی مرد و زن کی طرف مستقل طور پر منتقل ہو گئی اور اسی بنا پر انہیں اس وقت رجال اور نساء کے اصول سے مسمّٰی کیا گیا۔

(ب) نفسِ واحدہ سے تخلیقِ آدم کا دوسرا ثبوت آیۂ کریمہ:۔

"خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْھَا زَوْجَھَا"

(الزمر ع ۱)

سے ملتا ہے پس کلامِ الٰہی کی رو سے یہ امر بکلّی واضح ہو گیا کہ نفسِ واحدہ سے سلسلۂ تخلیقِ آدم شروع ہوا جس کا اشارہ آیۂ کریمہ

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ۔

میں پایا جاتا ہے یعنی حضرت عیسیٰؑ کی طرح آدم بھی ایک ہی مادی وجود سے پیدا ہوا تھا۔ جس میں حضرت مریم صدیقہ کی طرح نر و مادہ ہر دو قوتیں موجود تھیں۔ یہ ہر دو آیات باہم مل کر تخلیقِ آدم کا معمہ حل کرنے کیلئے کافی ہیں۔ سورہ نساء کی آیۂ کریمہ میں نفسِ واحدہ کا ذکر کر کے مِنْھَا کے لفظ سے اسی کی طرف راجع ہے اور حضرت مریم صدیقہ کا تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اناث کی طرف سے ہی۔ جس سے یکساں طور پر تخلیق آدم کا امکان ثابت ہوتا ہے۔ قرآنی رو سے نفس واحدہ اور حضرت مریم صدیقہ کی شخصیت مبارکہ میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ لہٰذا ان ثابت شدہ طبعی واقعات کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ ہر دو مماثل سانحات کا وقوع عمل تخلیق طبعی پر دلالت کرتا ہے اور اس کے تسلیم کرنے سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے مگر سائنس بمانع خدائے علام الغیوب کے سربستہ رازوں کے انکشاف پر قادر نہیں ہو سکا

تخلیق آدم کا تیسرا حقیقت افروز قرآنی ثبوت سورۃ الدہر کے پہلے رکوع میں آیہ مبارکہ :-

"انا خلقنا الانسان من
نطفۃ امشاج"
(الدھر - ع ۱)

سے تخلیق آدم کے طریق ولادت کا ملتا ہے جو مزید حقیقت بخش حل و کشود پر ملتی ہے۔ آیہ ہذا میں تخلیق انسان کی بنیاد نطفہ امشاج یعنی مرد و عورت کے مرکب نطفہ پر رکھی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طور کا طریق ولادت تخلیق آدم سے ہی قاعدہ اور اصول کی شکل میں قائم ہے چنانچہ جو ابتدائے پیدائش سورۃ النساء کی پہلی آیت کی رو سے نفس واحدہ سے ہوئی اس میں مردانہ اور نسوانی ہر دو قوتیں موجود تھیں۔ ہر سہ آیات کا مفہوم مدنظر رکھنے سے ہی مستنبط ہوتا ہے کہ ابتداء میں جوڑوں کی ابتدائے پیدائش کسی نفس واحدہ کے اجتماعی تجسیم سے ہوئی جس میں نر و مادہ ہر دو تخلیقی قوتیں موجود تھیں۔ بعد میں حکمت بالغہ الٰہیہ سے مرد و زنانہ میں مرد و زن ہر دو فطرتاً جنسی طور پر الگ الگ ہو گئے اور ہر دو کی قوتیں بھی ان کی جنس کے مطابق الگ الگ ہو گئیں۔ مردانہ الگ نسوانی الگ اور آئندہ سلسلہ تخلیق مستقل طور پر ان کی طرف منتقل ہو گیا۔

آیہ کریمہ میں رجال کا نساء سے پہلے تخلیق ہونے کا ذکر ہے۔ شاید خدائے عالم الغیب کی منشاء ترتیب کلام سے اس سربستہ راز کی کشادگی مطلوب ہو کہ اس نفس واحدہ سے پہلے مرد نے جنم لیا ہو اور عورت بعد میں پیدا ہوئی ہو۔ حدیث نبوی کہ عورت مرد کی [illegible] سے پیدا ہوئی ہے وہ بھی شاید اسی طرف اشارہ کرتی ہے اور مرد کی پیدائش کو عورت کی پیدائش پر مقدم کرتی ہو اور عورت کی پیدائش کو مؤخر۔

اس لحاظ سے یہ معمہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ شروع میں نہ مرد پہلے تھا اور نہ عورت پہلے تھی۔ بلکہ دونوں کا مرکب اجتماعی وجود نفس واحدہ کی صورت میں موجود تھا جس سے سلسلہ نسل انسانی شروع ہوا۔ اب وہ انڈے اور مرغی والا گورکھ دھندا بھی ختم ہو گیا کہ انڈہ پہلے تھا یا مرغی۔ کلام الٰہی کی روشنی میں نفس واحدہ کو خالق سلسلہ نسل انسانی مان لینے سے ہر قسم لایعنی قیاسیات اور الٹکل پچو باتیں یکسر ختم ہو جاتے ہیں۔ نیز عقلی طور پر بھی یہ معمہ حل ہو جاتا ہے کہ یہ سلسلہ فی الحقیقت نفس واحدہ سے شروع ہوا تھا۔ ورنہ اکیلا مرد بچہ پیدا کرنے سے معذور ہے اس کے قبضہ میں نطفہ کی پرورش کے لئے رحم مادر کہاں اور نہ اس کا اپنا نطفہ، نطفہ امشاج کہلا سکتا ہے۔ نطفہ امشاج تو مادہ دافق کی حرکت سے نطفہ غیر سے مل کر وجود میں آتا ہے اور اس کے بعد رحم مادر میں قرار پکڑ لیتا ہے۔ اور رحم مادر مرد کے مادہ دافق کے عمل کے بغیر نطفہ امشاج کا مستقر یا قرار مکین کیسے ہو سکتا ہے؟ جو سورۃ المومنون میں بیان فرمودہ درجات پیدائش کے عمل کو نو ماہ کے عرصہ میں چھٹے درجہ خلقاً آخر تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے۔

ابتدائی نفس واحدہ کے متعلق یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ تو موجودہ مرد و زن کی اشکال سے مختلف النوع تھا۔ اس سے موجودہ شکل والی مخلوق کیسے پیدا ہو گئی۔ سائنسی تحقیق اس بارے میں یہی انکشاف کرتی ہے کہ شروع میں پیدا ہونے والے انسانوں کے علاوہ حیوانات کی بھی موجودہ اشکال نہ تھیں بلکہ وہ ان سے نہایت مختلف تھیں۔ ان کے اشکال و اجسام مرور زمانہ کے طبعی اثرات سے متاثر ہو کر رفتہ رفتہ بگڑتے بنتے۔ متغیرہ مبدل اور اصلاح پذیر ہوتے چلے گئے۔ اس دوران دور میں سے گذرتے گذرتے انسان کی موجودہ شکل بھی اتمام پذیر ہوئی۔ لہٰذا ابتدائی نفس واحدہ کا موجودہ شکل انسانی سے مختلف ہونا قابل اعتراض نہیں۔ بالخصوص اس لئے کہ اس سے قدرتاً مابعد نظام عالم میں الگ الگ مرد و زن کے سلسلہ تخلیق کا اجرا مقدر تھا۔ ابتدائی مرحلہ ایسا ہی بے ڈول، بے ڈھب اور بے ہنگم ہوا کرتا ہے۔ اور آخری اصلاح یافتہ شکل احسن اور دیدہ زیب ہوتی ہے جیسا کہ بیج سے خوبصورت پھول۔ تخلیق انسانی کا ابتدائی مرحلہ والا نفس واحدہ اسی ڈیل ڈول اور ڈھانچہ کا متقاضی تھا کیونکہ مشین کی تشکیل اور ہوتی ہے اور اس سے پیدا ہونے والی مصنوعات کی شکل اور۔ قرآن مجید میں زمین و آسمان کے بارے میں وارد ہے :-

"ان السموت والارض
کانتا رتقا، ففتقنھما
وجعلنا من الماء کل
شیء حی"
(الانبیاء - ع ۳)

زمین و آسمان شروع میں گیند کی مانند بند بستہ تھے بعد کو وہ کھلے اور پھر ہم نے پانی سے ہر شے پیدا کی۔

اور ان کی اندرونی اشیاء کھل کر اپنے ٹھکانے پر چلی گئیں۔ زمین۔ سورج۔ چاند۔ ستارے غرضیکہ ہر عنصر مرئی محور پر الگ الگ ہو گئی۔ اور ان سے ایسا نظام قدرت عمل میں آ گیا جو قیامت تک یکساں صورت میں چلتا چلا جائے گا۔ گویا یہ ٹھوا ہی میں منہ بند آسمانی اور زمینی گیند کو معدن خوفطرت کا وجود دیا گیا ہے اور اس سے رونما ہونے والے حادثات عوالم کی زنجیر اس کی پیداوار کی مانند ہے حالانکہ گیند اور ان کی اشکال میں نہایت فرق منظم لشکل و صورت اور قد و قامت سے واقع ہے۔ اسی طرح درخت کے بیج کا حال ہے کہ چھوٹے سے دانہ میں محیر العقول عجائبات مخفی ہوتے ہیں جو رونما ہو کر کایا پلٹ ہو جاتے ہیں۔ نہ بھی بیج سے مختلف جسم و شکل کے ہوتے ہیں۔ پس سمجھ لیجئے کہ یہی حال نفس واحدہ اور اس کی مخلوقہ اولاد دونوں کا ہو۔ (باقی)

قرارداد تعزیت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے تمام ممبران نے اپنے ہنگامی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق پاس کی ہے:-

"مکرمہ و محترمہ حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حین حیات میں پیدا ہوئیں اور حضورؑ کی سب سے بڑی پوتی تھیں اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی صاحبزادی اور جناب مرزا رشید احمد صاحبؓ (ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ) کی بیگم تھیں ان کی ۲/۶ کو اچانک وفات پر ہم ممبران مجلس انصار اللہ مرکزیہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اظہار تعزیت افسوس اور ہمدردی کرتے ہوئے شریک غم ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرماتا ہے۔ ان کی اولاد اور تمام عزیزوں کو اس صدمہ میں صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرماتا ہے (آمین ثم آمین)

(ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

امراء و صدر صاحبان خصوصی توجہ فرمائیں!

بسلسلہ فضل عمر درس القرآن کلاس منعقدہ ۱۹۸۰ء

امسال ایف اے، ایف ایس سی کا امتحان دینے والے طلباء و طالبات فضل عمر درس القرآن کلاس منعقدہ ۲۳ر جون تا ۱۴ر جولائی ۸۰ء میں شامل نہیں ہو سکیں گے کیونکہ ان کے امتحانات بھی ان دنوں میں ہی ہو رہے ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ آپ بھرپور کوشش فرمائیں کہ کلاس میں شامل ہونے والے طلباء و طالبات کی تعداد میں امتحانات کی وجہ سے ہونے والی متوقع کمی دیگر طلباء کی بکثرت شمولیت کے ذریعہ پوری ہو جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

درخواست دعا۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت غربی کے ایک مخلص خادم مکرم حفیظ اللہ صاحب امسال ایف ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی امتحان میں اعلیٰ اور شاندار کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عثمان خان دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ لاہور کا عظیم الشان وقارِ عمل

مورخہ ۳۰ مئی بروز جمعہ صبح ۸ بجے مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے "تعمیر ہال" کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان وقارِ عمل منایا گیا جس میں لاہور شہر کے ۲۵۰ سے زائد خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ جس کے نتیجہ میں ہال کی تمام چھت کا لینٹرن ڈالا گیا۔ اس وقارِ عمل میں خدام نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا اور مسلسل ۱۲ گھنٹے تک بامشقت کام سرانجام دیا۔

وقارِ عمل کے انعقاد سے ایک ہفتہ قبل محترم قائد صاحب ضلع کی تحریک پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کے مشورہ سے اس وقارِ عمل کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ محترم نذیر احمد صاحب انجینئر سے ذاتی طور پر مل کر تمام انتظامات اور کام کا جائزہ لیا گیا اور ضروری ہدایات حاصل کی گئیں۔

اس وقارِ عمل کا پروگرام طے کرنے کے بعد تمام قائدین لاہور شہر کو ٹیلیفون خطوط اور انفرادی ملاقات کے ذریعہ اس وقارِ عمل کے انعقاد کی اطلاعات کی گئیں اس کے علاوہ محترم قائد صاحب ضلع لاہور کے ارشاد پر اراکین عاملہ ضلع لاہور کو اس وقارِ عمل میں شمولیت کی خصوصی تحریک کی گئی۔

اس وقارِ عمل کے لئے ۸۰ خدام کا مطلوبہ ٹارگٹ دیا گیا تھا جب کہ قیادت ضلع نے قائدین شہر کو ۱۲۵ خدام کی حاضری کا ٹارگٹ دیا۔ لیکن یہ بات انتہائی خوشکن ہے کہ صبح جب وقارِ عمل شروع ہوا تو ۱۵۰ خدام سے زائد خدام نے خود کو اس کام کے لئے پیش کیا۔ صبح ۶½ بجے سے ہی خدام دارالذکر پہنچنا شروع ہو گئے تھے لیکن بعض تکنیکی وجوہات کی بنا پر یہ وقارِ عمل ۸ بجے شروع کیا گیا اس وقت تک خدام کی حاضری ۱۲۵ سے زائد تھی۔ اس کے بعد بھی خدام کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ وقارِ عمل ۱½ بجے تک مسلسل جاری رہا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ محترم انجینئر صاحب کی طرف سے اس بات کی یقین دہانی کروائی گئی تھی کہ ہال کا تمام لینٹرن نمازِ جمعہ سے قبل ختم ہو جائے گا اور اسی کے مطابق خدام کو وقارِ عمل میں شمولیت کی تحریک کی گئی تھی۔ لیکن ۱½ بجے جب وقارِ عمل ختم ہوا تو اس وقت تک ابھی نصف سے بھی کم کام مکمل ہوا تھا۔ اور کام بند کر دیا جاتا تو نقصان کا اندیشہ تھا۔ کیونکہ اس وقت عام مزدوروں کا انتظام بھی نہیں کیا جا سکتا تھا چنانچہ نمازِ جمعہ میں مسجد دارالذکر میں ایک اعلان کے ذریعہ خدام سے اپیل کی گئی کہ وہ اس کام کو مکمل ہونے تک اس وقارِ عمل کو جاری رکھیں۔ چنانچہ نمازِ جمعہ کے بعد ۳ بجے جب دوبارہ وقارِ عمل شروع کیا گیا تو خدام کی ایک بڑی تعداد باوجود صبح کی تھکاوٹ کے اس وقارِ عمل کے لئے تیار تھی خصوصاً نمازِ جمعہ میں آئے ہوئے اطفال کی ایک بڑی تعداد نے بھی خود کو اس وقارِ عمل کے لئے پیش کیا۔ یہ وقارِ عمل بغیر کسی وقفہ کے رات پونے دس بجے تک جاری رہا۔ اور تمام خدام و اطفال کام کے اختتام تک موجود رہے۔ اس طرح اس وقارِ عمل میں حصہ لینے والے کل خدام و اطفال کی تعداد ۲۵۰ سے زائد رہی۔

اس وقارِ عمل میں محترم قائد صاحب ضلع لاہور کے علاوہ محترم قائد صاحب مجلس اسلامیہ پارک، محترم قائد صاحب مجلس دارالذکر محترم قائد صاحب مجلس دہلی گیٹ اور محترم قائد صاحب مجلس مغلپورہ نے ذاتی طور پر خود حصہ لیا اور خدام کے ہمراہ تمام کام اپنے ہاتھ سے سرانجام دیئے۔ مجلس عاملہ قیادت ضلع لاہور کے ۸ اراکین بھی اس وقارِ عمل میں موجود تھے۔

یہ وقارِ عمل لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر تعمیر ہال جو کہ مسجد دارالذکر کی ملحقہ دوسری منزل پر تعمیر کیا گیا ہے کی چھت کا لینٹرن ڈالنے کے سلسلہ میں منایا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک ہزار سات سو پچاس (۱۷۵۰) مربع فٹ چھت کا لینٹرن مکمل کیا گیا۔ دوسری منزل کی چھت جو کہ مکسچر مشین سے تقریباً دو سو (۲۰۰) فٹ کے فاصلہ پر تھی سے خدام دو رویہ یعنی مسجد کی دونوں سیڑھیوں پر کھڑے ہو گئے ایک طرف سے کڑاہیوں کے ذریعہ ہاتھوں ہاتھ مسالہ اوپر جاتا تھا اور دوسری سیڑھی کے ذریعہ خالی کڑاہی واپس آ جاتی تھی۔ اس کے علاوہ خدام مکسچر بننے کی نگرانی اور دیگر جملہ امور بھی سرانجام دیتے رہے جس میں کئی کے ذریعہ کڑاہیوں میں مسالہ ڈالنے کا کام بھی شامل ہے۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے خدام کے لئے دوپہر کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ کھانا پکانے کا انتظام بھی قیادت ضلع کے سپرد تھا۔ چنانچہ ۱۵۰ سے زائد خدام کو نمازِ جمعہ سے قبل کھانا کھلایا گیا۔ اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً خدام کی مشروبات سے بھی تواضع کی جاتی رہی۔ خدام کے لئے ٹھنڈے پانی کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ خدام کو مقام وقارِ عمل پر ہی پانی مہیا کیا جاتا رہا۔ کام کے دوران تین خدام معمولی زخمی بھی ہو گئے جنہیں فوری امداد کے لئے ڈسپنسری لے جایا گیا۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے اس وقارِ عمل کا آغاز دعا سے کیا۔ نمازِ جمعہ کے بعد بھی آپ وقارِ عمل کے اختتام تک مقام وقارِ عمل پر موجود رہے اور خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ وقارِ عمل کے اختتام پر آپ نے دعا کروائی اور خدام کی کارکردگی پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(ناظم وقارِ عمل
مجلس خدام الاحمدیہ
ضلع لاہور)

موصیان کرام توجہ فرمائیں ایک ضروری وضاحت

بعض موصی احباب اپنی جائیداد کی تشخیص مکمل کروانے کے بعد بھی اپنے ذمہ حصہ جائیداد کی واجب الادا رقم کی وصولی یا بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کے لئے نظامت تشخیص جائیداد موصیان کو لکھ دیتے ہیں۔ جو درست نہیں۔ ہر موصی کی تشخیص جائیداد کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد مسل دفتر وصیت میں بھیج دی جاتی ہے۔ صیغہ ہذا کے سپرد صرف موصی احباب کی جائیداد کی تشخیص کا کام ہے۔ موصی کی جائیداد کی تشخیص مکمل ہونے پر پوری ادائیگی کے بعد کلیرنس سرٹیفکیٹ جاری کرنا۔ وصولی اور بقایا وغیرہ کی حساب فہمی کا کام دفتر بہشتی مقبرہ کے سپرد ہے۔ لہذا تشخیص جائیداد کے علاوہ دیگر جملہ امور کے بارہ میں تمام موصی احباب مکرم سیکرٹری صاحب دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ سے خط و کتابت فرمایا کریں۔ سوائے امور متعلقہ تشخیص جائیداد کے دیگر امور کے بارہ میں اگر صیغہ ہذا کو کوئی خط آئے گا تو وہ سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کو بھجوا دیا جائے گا اور وہ ہی اس کا جواب دیں گے۔ مگر اس طرح تاخیر ہونے کا امکان ہے۔

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان)

تصحیح

تفسیر سورۃ القیامۃ والدھر مصنفہ مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری کے صفحہ ۱۳۱ پر مسجد احمدیہ سرگودھا کے ضمن میں کسی غلط فہمی کی وجہ سے مسجد کی تعمیر کا تمام خرچ مجھ سے منسوب کیا گیا ہے۔ جب کہ حقیقت حال یہ ہے کہ میرا ذاتی خرچ کل رقم کا تقریباً ¼ ہے۔ البتہ اس مسجد کی تعمیر شروع سے تا آخر مکمل کروانے کی سعادت اس عاجز کو نصیب ہوئی۔

(ڈاکٹر عبد اللطیف سرگودھا)

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔
(مینیجر)

سکھر (سندھ) میں تربیتی جلسہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ سکھر کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ ۹ مئی کو مسجد بلال میں زیر صدارت مکرمی جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد صبح نو بجے شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم ناصر احمد صاحب مہاسنے کی۔ درس قرآن کریم مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے اور درس حدیث مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب نے دیا۔ درس کتب حضرت مسیح موعودؑ کے طور پر مکرم ناصر احمد صاحب نے ہماری تعلیم پڑھی پھر مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے "وہ پیشوا ہمارا"...... خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب نے سیرت حضرت رسول پاک صلعم، مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اعلاء کلمۃ اللہ کے موضوع پر مکرم مولانا فرخ صاحب نے تقریر کی پہلا اجلاس ۱۲ بجے ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس ۲ ۱/۲ بجے نماز جمعہ کے بعد زیر صدارت مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب تلاوت کلام سے شروع ہوا۔ نظم مظفر ثریا صاحب نے پڑھی پھر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے "برکات خلافت" پر مولوی عبدالقدیر صاحب نے اور علامات امام آخر الزمان پر مولانا فرخ صاحب نے تقریر فرمائی۔ پھر صاحب صدر نے احباب جماعت کو خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس اور تعلیم القرآن میں شمولیت کی تحریک کی اور ہر جماعت کے صدر سے وعدہ لیا۔

احباب جماعت سکھر کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ روہڑی، پنو عاقل، میرپور ماتھیلو، اوباڑو، شکارپور، جیکب آباد، گوٹھ عنایت، خیرپور میرس، باڈہ، گوٹھ محمد علی اور گوٹھ غلام محمد کے احباب نے شرکت کی۔ کھانے وغیرہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ انصار، خدام، اطفال اور لجنات نے شوق سے حصہ لیا۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ ۵ بجے سب کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(قریشی حنیف احمد سکھر)

قرار دادِ تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد تعزیت منظور کی گئی۔

"ہم ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ اپنے قائد مجلس جناب چوہدری شمیم پرویز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ کے والدِ محترم اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ کے ایک کارکن مکرم اعجاز نشاط احمد صاحب کے دادا جان کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت نیک، متقی، پرہیزگار اور ملنسار انسان تھے۔ ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ مرحوم کے تمام لواحقین کے اس صدمہ میں برابر شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے قرب سے نوازے اور تمام پسماندگان کو اس صدمہ عظیم پر صبر کی توفیق دے آمین۔

ع "بلانے والا ہے سب سے پیارا — اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

(ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ)

گمشدہ نقدی

مورخہ ۱۴ ؍جون کو ریلوے روڈ تا رحمت بازار جاتے ہوئے خاکسار کے -/۱۵۰ روپیہ (جن میں سو سو کے نوٹ اور ایک پچاس کا تھا اور جسکے ہمراہ مرکزی قومی بچت کی پاس بک تھی) گر گئے ہیں جن صاحب کو یہ نقدی ملے براہ نوازش حسب ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور ہوں۔ (شیخ شریف احمد کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کا دورہ ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ)

مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی ملتان میں آمد پر ایک مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا جس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اسّی سے زائد غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی اور مختلف قسم کے سوالات کئے جن میں زیادہ تر مذہب کی ضرورت، غلبہ اسلام کی پیشگوئیاں، ظہور امام مہدی علیہ السلام، یاجوج ماجوج کی علامات اور دجال کی حقیقت کے بارہ میں سوالات تھے جن کے جوابات مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دیئے۔ جوابات اس قدر مدلل اور مؤثر تھے کہ سامعین بے حد محظوظ ہوئے اور علمی اور نادر حوالہ جات سن کر حیران ہو گئے۔

سوال و جواب کا یہ سلسلہ ۸ بجے سے رات ۱۲ بجے تک جاری رہا پہلی نشست ۱۰ بجے تک اور دوسری نشست کھانے کے بعد تقریباً ۱۲ بجے تک جاری رہی۔ حاضرین کے بہت شوق اور دلچسپی سے سوالات کئے اور جوابات سنے۔

بعد میں ایک معزز دوست نے کہا کہ کمیونزم کے متعلق میرا بیس سالہ مطالعہ آج ختم ہو گیا ہے۔ اسی طرح محکمہ تعلیم کے ایک ریٹائرڈ دوست نے اعتراف کیا کہ گفتگو میں جو کچھ سنا ہے اس سے ہم مجبور ہو گئے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے نظریات کی تصدیق کریں۔

حاضرین کی تعداد تقریباً دو صد (۳۰۰) تھی۔ اس موقع پر اجتماعی کھانا بھی ہوا۔ دوسری نشست میں چیدہ چیدہ اور خالص علمی ذوق رکھنے والے غیر از جماعت دوست موجود رہے۔ اور ان کے سوالات کے جوابات مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے دیئے۔

یہ مجلس ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر کی کوٹھی میں ہوئی اور اس کا اہتمام مجلس انصار اللہ ملتان کی طرف سے کیا گیا۔

مجالس انصار اللہ کس طرح تحریک جدید کی مدد کر سکتی ہیں؟

(۱) یہ اہتمام کیا جائے کہ کوئی رکن تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔

(۲) جماعت میں جائزہ لیا جائے کہ کون سے مخلص اور مخیر احباب معاونینِ خصوصی کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان کو تحریک فرما کر ان سے کم از کم ایک ہزار روپے کا وعدہ لے کر مرکز میں بھجوایا جائے۔

(۳) نئی پود کو بھی تحریک کی جائے کہ وہ -/۲۴ روپے پر قناعت نہ کریں بلکہ اپنی مالی حیثیت کے مطابق وعدے کریں۔ انہیں -/۵۰۰ روپیہ کی صف میں لانے کی سعی کی جائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد بابت ٹارگٹ بقدر ۱۸ لاکھ روپیہ کی تعمیل پیشِ نظر رہے تو اس وقت مجالس انصار اللہ دوہرا ثواب حاصل کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مجالس کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین

ع اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

(قائد تحریکِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب (احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے) مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے لجنات

ذیل میں اضلاع جات کی اُن لجنات کے نام درج کئے جا رہے ہیں جن کی طرف سے اکتوبر ۱۹۷۹ء تا مئی ۱۹۸۰ء کوئی چندہ موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم یہ لجنات اس طرف توجہ دیں۔ ان اضلاع کی صدر صاحبات سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ ان مقامات کا دورہ کر کے ان کی مکمل رپورٹ ہمیں بھجوائیں گی۔ نیز ان مقامات کی جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ ان لجنات کو بیدار کرنے میں ہماری مدد فرمائیں۔ شکریہ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضلع جھنگ:۔ شورکوٹ چھاؤنی، لفیر آباد، لالیاں، بستی رحیم آباد، گھوڑیوالہ، ٹھٹھہ شیرے دا، پکالنواں، کوٹ دیوالا، ہاڑی، چک ۲۲۵ ج ب مگھ،

فیصل آباد:۔ جڑانوالہ، چک جھمرہ، چک ۲۰۸ ر ب، چک ۲ ج ب شیرکا، چک ۶۱ R-B بیدیانوالہ، چک ۲۱۹ ر ب دوھی ننگل، چک ۱۹۵ R-B رکھ جنڈانوالہ، چک ۸۹ ج ب رتن، چک ۵۵۹ ج ب، چک ۲۱۹ گ ب گنڈاسنگھ والا، ماموں کانجن، چک ۲۹۶ ر ب، چک ۱۰ R-B تاندلیانوالہ، چک ۶۶ ج ب پیلیاں، چک ۲۶۶ ر ب کڑیانوالہ، چک ۵۹۱ گ ب گنگاپور، چک ۱۰۳ ر ب بڈھے والا، چک ۲۰۸ ر ب چوہدری والا، چک ۳۷ گ ب کلیانوالہ، چک ۶۴۴ گ ب، چک ۱۰۹ ر ب، چک ۵۸ گ ب سترہ، چک ۲۸۷ ر ب، چک ۲۰۷ ر ب ماہل کلاں، چک ۳۵۲ ر ب، چک ۵۱۱ گ ب لدھڑ، چک ۱۲۷ ر ب بہلول پور، چک ۱۴۶ ر ب، چک ۲۴۳ ر ب کلیانوالہ، چک ۴۳ ر ب اماوہ، چک ۲۷۹ ر ب گوکھووال، چک ۱۷۴ گ ب، چک ۹۴ ج ب، چک ۶۸ ر ب دھول ماجرہ، چک ۲۲۶ ج ب، چک ۵۷ ج ب، چک ۵ ج ب ستھیالہ، چک ۳۶۷ ر ب عیلی لوالہ، چک ۳۶۹ ج ب، چک ۵ گ ب، چک ۴۶ گ ب دسوندر، چک ۷۷ گ ب مومن کے دیوی والے، چک ۶۲۸ گ ب، چک ۱۶۷ ر ب بیدیانوالہ، چک ۲۳ ر ب، چک ۲۱۶ ر ب، چک ۱۰۳ ج ب، چک ۳۹۴ ر ب، چک ۵۶۲ ر ب، چک ۵۵ ر ب تلونڈی، چک ۲۶۷ ر ب، چک ۵۶ ر ب

ضلع گجرات:۔ کڑیانوالہ، سوک کلاں، چک سکندر، رجوعہ، کالرا کلاں، ہیلاں، دھوریہ، مدالہ، عالمگڑھ، آڑہ، صوفی ڈھنڈو، ڈنڈا ججر کے، نزکھہ، لونگ، ملکہ، پور مرزا، بھمبر، مکیانہ، سرائے عالمگیر۔

(باقی پھر)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے زیر اہتمام علمی نشست

مورخہ ۵؍جون ۱۹۸۰ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب احمدیہ ہال کراچی میں زیر صدارت محترم جناب چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی علمی نشست کا انعقاد ہوا۔ یہ نشست شام ۸ بجے سے لے کر ۱۰ بجے رات تک جاری رہی اور ۲۵ غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ نہایت دلچسپ علمی اور مذہبی سوالات پیش کئے گئے۔ محترم سلطان محمود انور صاحب (مربی سلسلہ احمدیہ) نے نہایت احسن رنگ میں مختصراً اور جامع جوابات سے حاضرین کو مطمئن کیا۔ یہ علمی نشست نہایت کامیاب رہی۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

واپسی پرچہ جات

تمام مجالس خدام الاحمدیہ مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد ارسال فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ آف لنڈن کی وفات

میری بڑی بہن محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ بنت محترم میاں مولا بخش صاحب مرحوم درویش قادیان و بیگم مکرم رشید احمد صاحب حیات ابن خان صاحب محمد عمر حیات صاحب آف کسموں (افریقہ) ۱۴؍مارچ کو معمولی علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ لنڈن سے ربوہ لایا گیا یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

لنڈن سے روانگی سے قبل محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل امام مسجد فضل لنڈن نے مسجد کے ہال میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ سے قبل محترم شیخ صاحب نے مرحومہ کا مختصر تعارف کرایا اور بتایا کہر مرحومہ کے والد محترم کو نظارت ضیافت کے کارکن کی حیثیت سے ایک لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمات بجا لانے کا موقع ملا اور مرحومہ خود جب اپنے خاوند رشید احمد صاحب حیات کے ساتھ کسموں (مشرقی افریقہ) میں مقیم تھیں تو ان کے ہاں مبلغین سلسلہ اور احباب جماعت بڑے کثرت سے آتے اور ان کو ان کی مہمان نوازی کی اور خدمت کا موقع ملتا تھا۔

ربوہ میں تدفین کے وقت مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لنڈن محترم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی آف نیروبی (مشرقی افریقہ) مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت اور دیگر کئی احباب کے علاوہ کراچی، اسلام آباد، لاہور، سیالکوٹ، دوبئی اور ابوظہبی سے آنے والے مرحومہ کے سسرالی رشتہ دار اور عزیز موجود تھے۔

مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے دعا سے قبل فرمایا مرحومہ میرے داماد عزیز بشیر احمد حیات کی بھاوجہ تھیں میری بیٹی صفیہ بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ مرحومہ سلسلہ کی مالی تحریکات میں بڑے شوق سے حصہ لیتی تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(عبد القدیر شاہد ابن میاں مولا بخش صاحب درویش مرحوم حال دار ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم حکیم احمد علی صاحب نے قیام پور رنگال ضلع گوجرانوالہ سے اطلاع دی ہے کہ عزیزم ممتاز احمد ابن چوہدری مقصود احمد صاحب نے ایف اے کے امتحان میں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں اور وظیفہ کے حقدار قرار پائے ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز ممتاز احمد کی اس کامیابی کو مزید برکتوں اور دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا دے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

(۲) احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی تمام ذہنی و مالی پریشانیوں کو دور فرماتے ہوئے روزگار میں برکت دے اور وفات ڈالے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

(اے ایچ فاروقی۔ ۷۳-G-پی اینڈ ٹی کوارٹرز ملتان روڈ لاہور ۲۵)

(۳) خاکسار کی خالہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ کافی عرصہ سے معدہ اور جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ عمر رسیدہ ہیں اور اولاد کی نعمت سے بھی محروم ہیں۔ اس لئے پریشان ہیں۔ محترم خالو جان بھی بوجہ علالت کوئی کام باہر نہیں کر سکتے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں مریضوں کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے آمین۔

(شمس الدین مسجد دار الذکر علامہ اقبال روڈ۔ لاہور)

(۴) مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب طاہر کارکن وکالت مال اول ۱۵؍۴ یوم سے گلے میں سخت تکلیف ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ احمد دین کارکن وکالت مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعہ کا خطبہ

(بقیہ صفحہ اول)

بیماری کی تفاصیل

اس سے پہلے حضور نے خطبہ کے شروع میں اپنی بیماری کی تفاصیل بتائیں۔

حضور نے فرمایا ان کی صحت نوے فیصدی ٹھیک ہوگئی ہے۔ اور بیماری ابھی دس فیصدی باقی ہے۔ حضور نے ان تفاصیل کے بارے میں احباب کو بتایا اور واضح فرمایا کہ آپ یہ تفاصیل اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک ہو حضور نے فرمایا احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت دے" میں اپنی ذمہ واری پورے طور پر نبھاؤں حضور نے احباب جماعت پر زور دیا۔ کہ وہ حضور کی بیماری کلیۃً دور ہونے کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ پوری طاقت عطا کرے اور جب تک زندگی ہے رب کریم سے امید ہے کہ وہ طاقت دیگا تاکہ سارے کے سارے کام روز کے روز ہی نپٹائے جاسکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحت کے بارے میں تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بیماری کا حملہ ۲۵ اور ۲۶ مارچ کی درمیانی شب کو ہوا۔ میں سویا تو چنگا بھلا تھا اور جب اٹھا تو شدید بیمار تھا۔ حضور نے فرمایا کہ گردے پر حملہ ہوا۔ بڑی انفکشن ہوئی۔ حضور نے علاج کی تفاصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ انسان بڑا عاجز ہے دعوے تو بڑے کرتا ہے۔ لیکن ہے عاجز۔ انفکشن کو ٹیسٹ اور کلچر کروانے کے لئے کہ کونسی دوا مؤثر ہے تین جگہوں سے ٹیسٹ کروائے گئے۔ اور تینوں کے نتائج مختلف نکلے۔

حضور نے فرمایا کہ فیصل آباد والوں نے ایک قسم کے جراثیم بتلائے اور دوائی تجویز کی۔ لاہور والوں نے دوسری قسم کے جراثیم بتلائے اور دوائی بتلائی۔ اور اسلام آباد والوں نے ایک تیسری قسم کی تشخیص کی اور علیحدہ دوائی بتلائی۔ وہاں پر ایک احمدی ڈاکٹر ہیں بڑے زیرک اور مخلص۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور کام میں برکت ڈالے اور ہاتھ میں شفا دے۔ میں جب اسلام آباد گیا تو اس وقت بیماری کا حملہ ہوئے دو ہفتہ سے زائد ہو چکے تھے۔ اس عرصہ میں ایک اینٹی بائیوٹک دوائی ڈاکٹروں نے تجویز کی تھی۔ غالباً اس بیماری کو تو کچھ اس دوائی نے سنبھالا اور مؤثر ہوئی۔ مگر گردوں پر اس دوائی نے حملہ کردیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گردوں نے کام بند کردیا اور دو دن تک گردوں نے پیشاب ہی نہیں بنایا۔ اس لئے بڑی فکر ہوئی۔ پیشاب آور دوائیں دی گئیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ساری دوائیں کھالینی چاہئیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی ہوگی وہ مؤثر ہو جائے گی۔ اس طرح شرک سے اپنے آپکو بچانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے مطابق پیشاب لانے کے لئے ایلوپیتھک اور ہومیو پیتھک استعمال کی گئیں۔ تاکہ گردے کام شروع کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس ایلوپیتھک دوائی کے ساتھ جو لٹریچر تھا اس میں یہ درج نہیں تھا کہ اس میں میٹھا بھی پڑا ہوا ہے۔ حضور نے بتایا کہ میں ذیابیطس کا مریض ہوں مگر بہت کم دوائی کے استعمال سے اپنی شکر کنٹرول میں رکھتا ہوں اس طرح سے مجھے ذیابیطس کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس ایلوپیتھک دوائی سے شکر کے نظام میں نقص پیدا ہونا شروع ہوگیا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے پتہ کروایا تو میرے شبہے کی تصدیق ہوگئی کہ اس میں میٹھا تھا اور میں شکر کا مریض تھا مجھے خالص میٹھے کے تین پیالے بھر کر پلائے گئے۔ اس طرح سے میرے جسم کی اندر کی شکر ۱۳۰ سے بڑھ کر چند دنوں کے اندر ۲۲۰ تک پہنچ گئی۔ اور شکر کی خاصی مقدار قارورے میں آگئی۔ اب یہ دوائیاں اور بیماری کا چکر ہے جس میں بیچارہ مریض بیچ میں پھنس ہوا ہوں۔ پھر اوپر سے گرمی کا اثر ہے حضور نے فرمایا کہ جب سے مجھے ایک ہی سیزن میں تین دفعہ ہیٹ سٹروک ہوا ہے۔ اس کے بعد سے گرمی میری بیماری بن گئی ہے۔ حضور نے بتایا کہ اب دو ماہ سے جو دوائی استعمال کی گئی ہے اس سے فائدہ ہوا ہے۔ اور اب دس فیصد بیماری رہ گئی ہے۔

حضور نے اپنی صحت کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ میری مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ کیونکہ جو کام میرے کرنے کے ہیں۔ وہ صرف میں ہی کرسکتا ہوں۔ حضور نے بتایا کہ بیماری کی وجہ سے جب ڈاک کا انبار جمع ہوگیا تو میں نے تین راتیں مسلسل کام کرکے کچھ کام نکال دیا۔ ان میں سے دو راتیں رات دو بجے تک اور ایک رات اڑھائی بجے تک جاگ کر کام کیا تو مجھے کچھ تسلی ہوئی اور جب افاقہ ہوا تو پورا زور لگا کر اسلام آباد میں ساری ڈاک نکال دی۔ حضور نے فرمایا کہ میں عام طور پر رات کے بارہ بجے سے پہلے کبھی نہیں سویا ہوں۔ گرمیوں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس کے نتیجہ میں مجھے اتنا ضعف ہو جاتا ہے۔ کہ میں صبح اٹھ کر مسجد تک بھی نہیں جاسکتا لیکن پھر بھی مسجد میں جاکر نماز وقت پر ادا کرتا ہوں۔

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

امتحان دینے والے بچوں کے نتائج کی فہرستیں حضور کی خدمت میں بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی ترقی کا جو عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اس میں جہاں حضور نے ہر امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے۔ کہ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ وہ پاس ہو یا فیل) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط حضور ایدہ اللہ کو اطلاع دے گا وہاں حضور نے ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کرے گی۔ چنانچہ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے وہ ان کی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی"۔

SUMMER CURES

EYES CURE
EPISTAXIS CURE
JAUNDICE CURE
PILES CURE
SKIN CURE
SPERMATORRHEA CURE
VERTIGO CURE

موسم گرما کی کیورز

— • سوزش چشم اور سپرنگ کٹار کی کیور
— • نکسیر کی کیور
— • یرقان کی کیور
— • بواسیر کی کیور
— • ایگزیما کی کیور
— • جریان کی کیور
— • چکروں کی کیور

فی کیور -/۱۵ روپے ڈاک خرچ وپیکنگ -/۵ روپے
ایک سو گیارہ (۱۱۱) کیورز کا مفصل لٹریچر بذریعہ ڈاک منگوائیں
کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

GAURANTEE OF
WOODEN AND PLYWOOD
WORK

FLUSH DOORS. فلش دروازے
WINDOW FRAMES. کھڑکیوں کے چوکھٹ
DOOR FRAMES دروازوں کے چوکھٹ
WOODEN OR PLYWOOD CEILING لکڑی اور پلائی کی سیلنگ

نیز عمارتی لکڑی کا معیاری کام
افغان ٹمبر ورکس فیکٹری ایریا ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود
زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
فون دفتر ۵۰۹
فون رہائش ۴۰۵